ناشر: مکتبہ صبح نور و مکتبہ سلطانیہ فیصل آباد

جامعہ ریاض العلوم مسجد خضراء پیپلز کالونی فیصل آباد

فون: 730833
632866

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

الحمد للّٰہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علیٰ حبیبہٖ ورسولہ سید المرسلین وعلیٰ الہٖ واصحابہٖ اجمعین۔

امابعد! اے میرے عزیز، اے میرے مسلمان بھائیو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ حمد وصلاۃ کے بعد عرض ہے کہ میری عمر اس وقت تقریباً ۷۵ سال ہو چکی ہے نقاہت اور کمزوری بڑھ رہی ہے۔ اب تو چلنا بھی مشکل ہو گیا ہے۔ زندگی کا سورج کنارے پر پہنچ چکا ہے اب واپس نہیں آئے گا نا معلوم کب جست لگا کر غروب ہو جائے۔ میرے عزیز بھائیو میں اللہ تعالیٰ کی توفیق سے چھیالیس سال سے مسجد گلزار مدینہ محمد پورہ فیصل آباد میں اس بات کا پرچار کر رہا ہوں کہ اس ذات گرامی قدر جس ذات والا صفات کو رب ذوالجلال جل جلالہ نے سب جہانوں کیلئے رحمت بنا کر بھیجا ہے جن کے سر مبارک پر شفاعت کا تاج سجایا ہے جس ذات گرامی کو اللہ تعالیٰ نے اپنا حبیب چن لیا ہے ﴿صلی اللہ علیہ والہ وسلم﴾ ان کے دامن رحمت کے ساتھ وابستہ رہو ان کا ادب ان کی محبت ان کی عظمت دل میں بٹھائے رکھو۔ ان کی حمایت (۱) حاصل

(۱) حمایت حاصل کرنے کیلئے کتاب حمایت رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا مطالعہ کریں جو کہ مکتبہ صبح نور اور مکتبہ سلطانیہ سے دستیاب ہے۔

کر لو اور جو ان کے ہیں تم ان کے ہو کر رہو اور جو ان سے بیگانے ہیں ان کی شان رفیع میں چہ میگوئیاں کرتے ہیں اگر مگر کے چکر چلا کر ان کی شان میں تنقیص کرتے ہیں ان سے دور رہو اور یہ مت کہو کہ سارے کلمہ گو ایک ہی ہیں۔ تمہارے آقا سید دو عالم رحمت کائنات صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا فرمان ذیشان تو یہ ہے کہ بنی اسرائیل کے ۷۲ گروہ ہو گئے تھے اور میری امت کے تہتر گروہ ہونگے۔ ان میں سے صرف ایک گروہ جنت جائے گا باقی سب دوزخ جائیں گے پھر کیسے کہتے ہو کہ سارے کلمہ گو ایک ہی ہیں۔ اے میرے عزیز وہ نجات پانے والا ایک گروہ ولیوں غوثوں قطبوں کا گروہ ہے۔ آپ حضرات اسی گروہ کے ساتھ ہمیشہ وابستہ رہیں۔ یہ میں اس لیے لکھ رہا ہوں کہ سیدی وسندی محدث اعظم پاکستان مولانا ابوالفضل محمد سردار احمد رحمۃ اللہ کے وصال شریف کے بعد ان سے عقیدت و محبت رکھنے والے ان سے پھر گئے اور نبی اکرم شفیع اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے بے ادبوں کے ساتھ مل گئے ان بے ادبوں کے ساتھ دوستیاں گانٹھ لیں ان کے ساتھ رشتے ناطے جوڑ لئے۔ کوئی کسی کے ساتھ عمرہ کے سفر میں ہم سفر ہو کر بے ادب و بد عقیدہ ہو گیا کوئی حج کے سفر میں ہم سفر ہو کر ولیوں کا دامن چھوڑ گیا کوئی کاروبار میں شریک ہو کر اپنے مسلک حق کو چھوڑ گیا۔ لہٰذا میری آپ احباب

سے یہی اپیل ہے کہ کچھ بھی ہو جائے خدارا اپنے سچے مسلک مذہب اہلسنت وجماعت (۱) کو نہ چھوڑو کتنے افسوس کی بات ہے کہ برسوں اس عاشق رسول کے پیچھے نمازیں اور جمعے پڑھنے والے ان سے پھر گئے حتی کہ مرید اس ہستی کے جنہوں نے کبھی کسی بے ادب کے ساتھ مصافحہ کرنا گوارا نہ کیا تھا ان مریدوں کی بیٹیاں بے ادبوں کے گھروں میں بس رہی ہیں۔ اے میرے عزیز افسوس اس بات کا ہے کہ دنیا میں تو آپ نے کھاتا پیتا گھرانہ تلاش کر لیا اور اپنی لخت جگر ان کو بیاہ دی مگر اتنا نہ سوچا کہ اپنی لخت جگر کو اپنے ہاتھوں دوزخ میں دھکیل رہے ہو کیونکہ بیوی عموماً اپنے خاوند کے رنگ میں رنگی جاتی ہے اور بے ادب کے ہاں جا کر وہ بھی بے ادب ہو جاتی ہے اور پھر قانون قدرت ہے المراء مع من احب کہ قیامت کے دن انسان اسی کے ساتھ ہو گا جس کے ساتھ محبت ہو گی۔ تو بے ادب کا ٹھکانہ تو یقیناً دوزخ ہی ہے تو بیوی بھی اس کے ساتھ محبت کی وجہ سے ساتھ ہی دوزخ جائے گی۔ ﴿الامان الحفیظ﴾

اللہ تعالیٰ ہمیں سمجھ عطا کرے اور ہم اپنے آپ کو اور اپنی اولاد کو دوزخ سے بچالیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے :

یاایھاالذین آمنوا قوا انفسکم واھلیکم ناراً۔ ﴿قرآن مجید﴾

(۱) مذہب اہلسنت وجماعت کی حقانیت دیکھنی ہو تو "عقیدہ کی اہمیت" پڑھیں۔

یعنی اے ایمان والو اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں ﴿بیوی، بچوں﴾ کو دوزخ سے بچاؤ بچاؤ۔

مندرجہ ذیل ارشادات مبارکہ پڑھیں اور غور و فکر سے پڑھیں ہو سکتا ہے کہ آپ اپنے مذہب حق مذہب اہلسنت و جماعت (۱) پر قائم رہ کر دوزخ سے بچ جائیں اور جنت حاصل کر لیں۔

(۱)

سیدنا ابو ہریرہ صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یکون فی آخر الزمان دجالون کذابون یاتونکم من الاحادیث بمالم تسمعوا انتم ولاآبائکم فایّاکم وایّاھم لایضلّونکم ولایفتنونکم۔

﴿صحیح مسلم، مشکوٰۃ شریف صفحہ ۲۸﴾

یعنی آخری زمانہ میں کچھ لوگ ہونگے دغاباز جھوٹے وہ تمہیں ایسی حدیثیں سنائیں گے جو کہ نہ تم نے سنی ہونگی نہ تمہارے باپ دادا نے لہٰذا تم ایسے لوگوں سے دور رہو اور ان کو اپنے سے دور رکھو کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کر دیں کہیں تمہیں فتنہ میں نہ ڈال دیں۔

---

(۱) حمایت حاصل کرنے کیلئے کتاب حمایت رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا مطالعہ کریں جو کہ مکتبہ صبح نور اور مکتبہ سلطانیہ سے دستیاب ہے۔

اسی لئے شیخ المحدثین شاہ عبدالحق دہلوی قدس سرہ نے

فرمایا: یعنی جماعت باشند کہ خودرا بمکر و تلبیس درصورت علماء

ومشائخ وصلحا از اہل نصیحت وصلاح نمائیذ تادروغہائے خود را ترویج

وھند مردم رابمذہب باطلہ وآرائے فاسدہ خوانند۔ ﴿اشعۃ اللمعات صفحہ ۱۳۳﴾

یعنی وہ فتنہ باز لوگ پوری جماعت ہوگی جو کہ اپنے آپ کو حیلہ سازی کر کے علماء اور مشائخ اور خیر خواہ ظاہر کرینگے تاکہ وہ اپنا جھوٹا مذہب لوگوں میں پھیلا سکیں۔

﴿تنبیہ﴾
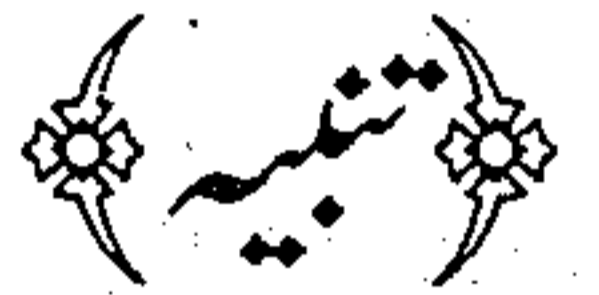
یہ ارشاد گرامی یعنی حدیث پاک کلمہ گو مسلمان کہلانے والوں کے متعلق ہے نہ کہ ہندوؤں، سکھوں، دہریوں اور یہودیوں عیسائیوں کے بارے میں ہے۔ یہ اس لئے عرض کیا ہے کہ بعض لوگ فوراً کہہ دیتے ہیں کہ کلمہ گو اور مسلمان کہلانے والوں سے دور رہنے کا کوئی حکم نہیں ہے۔

یہ سراسر غلط ہے اس لئے ولیوں کے ولی سیدنا امام ربانی مجدد الف ثانی سرھندی قدس سرہ جن کی ولایت کے چار کوٹ عالم میں ڈنکے بج رہے ہیں جن کی ولایت کی صدیوں پہلے اولیاء کاملین رضی اللہ عنھم

نے بشارتیں دیں جن کیلئے پانچ سو سال پہلے غوثوں کے غوث محبوب سبحانی غوث اعظم جیلانی قدس سرہ نے نسبت خاصہ سے لبریز کر کے جبہ مبارک بطور تحفہ بھیجا وہ فرماتے ہیں اے مسلمان غور کر کہ وہ اللہ تعالیٰ کا حبیب جن کے خلق عظیم کی قرآن پاک گواہی دے رہا ہے وانک لعلی خلق عظیم۔ اللہ تعالیٰ اس خلق عظیم والے حبیب صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو فرما رہا ہے واغلظ علیھم اے محبوب کافروں اور منافقوں پر سختی کرو۔ معلوم شد کہ غلظت بایشاں داخل خلق عظیم است

﴿مکتوبات مجددیہ﴾

یعنی معلوم ہوا کہ کافروں منافقوں پر سختی کرنا یہ بھی خلق عظیم میں داخل ہے۔

نیز فرمایا: ذررنگ سگاں ایشانرا دور باید داشت ﴿مکتوبات مجددیہ﴾

یعنی کافروں منافقوں کو کتوں کی طرح اپنے سے دور رکھنا چاہیئے۔

نیز فرمایا: دوستی والفت بادشمنان خدا منجر بدشمنی خدائے عزوجل ودشمنی پیغمبر او علیہ الصلاۃ والسلام مے شود۔

﴿مکتوبات مجددیہ صفحہ ۱۶۳﴾

یعنی خدا تعالیٰ کے دشمنوں کے ساتھ دوستی اور محبت کرنا اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ دشمنی کی

طرف لے جاتی ہے۔

لہٰذا اے مسلمان بھائیو غور کرو ولی غوث قطب بلکہ خود اللہ تعالیٰ کا حبیب صلی اللہ علیہ وسلم فرمائیں بچو بچو بچو لیکن آج کا مسلمان کہے نہیں جی کسی سے نفرت نہیں کرنی چاہیئے۔

ببیں تفاوت راہ است از کجا تا بکجا

حسبنا اللّٰہ ونعم الوکیل

(۲)

اور اس کی تائید دوسری حدیث پاک سے ہو رہی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے سیدنا ابو امامہ باھلی کو ارشاد فرمایا:

لاتجالس قدرياً ولامرجئاً ولاخارجياً انهم يكفون الدين كما يكفأ الاناء ويغلون كماغلت اليهود والنصارى۔ ﴿فتاویٰ الحرمین﴾

یعنی اے ابو امامہ کسی قدری کسی مرجئ کسی خارجی ﴿یہ تین گمراہ فرقوں کے نام ہیں﴾ کے پاس مت بیٹھ کیونکہ یہ لوگ دین کو یوں الٹ دیتے ہیں جیسے کہ برتن الٹ دیا جاتا ہے اور یہ لوگ یہود ونصاریٰ کی طرح دین میں غلو کرتے ہیں۔

خاص کر خارجی لوگوں نے دین میں ایسا غلو کیا ہے کہ کافروں اور بتوں والی آیات مبارکہ پڑھ پڑھ کر اللہ تعالیٰ کے نبیوں ولیوں کو بالکل سمجھے

ناکارے ثابت کیا ہے پڑھ کر دیکھو "تعارف تقویۃ الایمان" (۱) اسی لئے سیدنا عبداللہ بن عمر صحابی رضی اللہ تعالے خارجیوں کو ساری مخلوق سے بدتر قرار دیتے تھے جیسے کہ بخاری شریف میں ہے: وکان ابن عمر یراھم شرارخلق اللہ وقال انھم انطلقوا الی ایات نزلت فی الکفار فجعلوھا علی المؤمنین۔ ﴿صحیح بخاری باب قتل الخوارج﴾

یعنی حضرت عبداللہ بن عمر صحابی رضی اللہ تعالے عنہ خارجیوں کو ساری خدائی سے بدتر جانتے تھے اور فرماتے یہ اس لئے ہے کہ خارجی لوگ وہ آیتیں جو کہ کافروں کے بارے میں نازل ہوئی ہیں ان آیات مبارکہ کو ایمان والوں ﴿نبیوں ولیوں﴾ پر چسپاں کرتے ہیں۔ نیز یہ ارشاد گرامی کی وعظ کی کتاب سے نہیں لیا گیا بلکہ یہ اس کتاب میں ہے جس کا درجہ قرآن پاک کے بعد ہے یعنی صحیح بخاری۔ اللہ تعالیٰ ماں لینے کی توفیق عطا کرے۔

نیز اس ارشاد مبارکہ سے ثابت ہوا کہ جو شخص یہ کہے کہ نبی ولی کچھ نہیں کر سکتے وہ اہلسنت وجماعت میں سے ہرگز ہرگز نہیں ہو سکتا بلکہ ایسا شخص پکا خارجی ہے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ہدایت عطا فرمائے تا کہ وہ اپنے بیگانے کو پہچانیں۔ نیز رحمت کائنات صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا یہ

(۱) کتاب "تعارف تقویۃ الایمان" مکتبہ صبح نور اور مکتبہ سلطانیہ سے دستیاب ہے۔

فرمانا کہ مرجی، قدری، خارجی دین میں یوں غلو کرتے ہیں جیسے کہ یہود
ونصاریٰ نے غلو کیا ہے بیشک خارجیوں کا دین میں غلو ایسا ہی ہے جیسے کہ
یہودیوں کا غلو ہے قرآن مجید میں ہے قالت الیھود ید اللّٰہ مغلولہ
یعنی یہودی کہتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ کے پاس سب کچھ ہے لیکن وہ دیتا
کسی کو کچھ نہیں۔ یوں ہی خارجی کہتے ہیں اللہ تعالےٰ کے پاس علم غیب
بھی ہے اختیار بھی لیکن وہ نہ تو نبی ولی کو غیب کا علم دیتا ہے نہ اختیار دیتا
ہے ﴿العیاذ باللہ﴾ صدق رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔

۳

حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر صحابی رضی اللہ عنہما
کے پاس ایک آدمی حاضر ہوا اور عرض کیا حضور آپ کو فلاں آدمی نے
سلام بھیجا ہے یہ سن کر فرمایا مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ اس نے دین میں
ایک نیا ہی مذہب ایجاد کیا ہے اگر واقعی ایسا ہے تو اسے میرا سلام مت کہو۔

۴

ایک صاحب جن کا نام ایوب تھا وہ فرماتے ہیں میں طلق بن
حبیب بے ادب کے پاس بیٹھا تھا تو مجھے حضرت محمد بن سیرین نے دیکھ لیا
تو فرمایا: لم اراك جلست الی طلق بن حبیب لاتجالسہ

﴿فتاویٰ الحرمین﴾

یعنی اے ایوب تو طلق بن حبیب کے پاس کیوں بیٹھا تھا آئندہ اس کے پاس مت بیٹھو۔

⑤

اسامہ بن عبید فرماتے ہیں کہ حضرت ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں دو بد عقیدہ مولوی حاضر ہوئے اور عرض کیا حضور ہم حدیث مبارکہ بیان کریں تو فرمایا اجازت نہیں پھر انہوں نے عرض کیا حضور ہم قرآن پاک کی آیات مبارکہ بیان کریں تو فرمایا نہیں نیز فرمایا تم اٹھ جاؤ یا میں اٹھ جاتا ہوں۔ یہ سن کر وہ دونوں اٹھ کر چلے گئے۔ ان کے جانے کے بعد کچھ احباب نے عرض کیا: یاابابکر وماکان علیك ان یقرأ علیك آیۃ من کتاب اللّٰہ قال انی خشیت ان یقرأ علی آیۃ فیحرفانھا فیقر ذالك فی قلبی۔ ﴿فتاویٰ الحرمین﴾

یعنی احباب نے عرض کیا حضور اگر وہ مولوی صاحبان قرآن پاک کی کوئی آیت مبارکہ سنا دیتے تو کیا حرج تھا یہ سن کر فرمایا مجھے ڈر تھا کہ وہ اپنے نظریے کے مطابق ھیرا پھیری کر کے آیت پاک بیان کرتے تو وہ کہیں میرے دل پر نہ بیٹھ جاتا۔

یہ واقعہ بیان کر کے بعض بزرگوں نے فرمایا مسلمانو ہوش کرو کہ حضرت محمد بن سیرین ولیوں کے ولی امام المعبرین وہ تو اتنی احتیاط کریں

کہ کسی بد عقیدہ سے قرآن پاک کی ایک ایت مبارکہ ایک حدیث پاک سننا گوارہ نہ کریں اور تم ہو کہ ہر کسی کی سننی چاہیئے اس سے بچو بچو۔

(۶)

"سلام بن مطیع فرماتے ہیں : ان رجلا من اھل الاھواء قال لایوب یاابابکر اسالك عن کلمة قال فولی وھویشیرباصبعه ولانصف کلمة اشارلنا سعید ینصره الیمنی ۔ ﴿فتاویٰ الحرمین﴾

یعنی ایک بد عقیدہ آدمی نے حضرت ایوب کی خدمت میں عرض کیا اے ابوبکر میں آپ سے ایک بات پوچھنا چاہتا ہوں تو حضرت ایوب پشت پھیر کر چل دیے اور چھنگلی سے اشارہ کر کے فرمایا میں آدھی بات بھی نہیں سنتا۔

اللہ تعالیٰ ایسے اکابر کو ہماری طرف سے جزائے خیر عطا کرے جنہوں نے اپنے کردار اور اپنے اقوال مبارکہ سے صلحکلیت کے سامنے بند باندھ دیا ہے۔

(۷)

سیدنا عبداللہ بن مبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال کے بعد کسی نے علم رویاء میں آپ سے ملاقات کی اور عرض کیا حضور کیا حال ہے تو فرمایا : عاتبنی واوقفنی ثلاث سنته بسبب انی ۔نظرت

باللطف یوماً الی مبتدع فقال لم تعاد عدوی۔

﴿تفسیر روح البیان جلد ۷ صفحہ ۴۵۴﴾

یعنی فرمایا مجھے میرے رب نے عتاب کیا ﴿ڈانٹ دی﴾ اور مجھے تین سال کھڑا رہنے کا حکم دیا اور یہ اس لئے کہ میں نے ایک دن ایک بد عقیدہ کی طرف شفقت سے دیکھا تھا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے عبداللہ تو نے میرے دشمن کے ساتھ دشمنی کیوں نہ کی ﴿کیوں شفقت سے دیکھا تھا﴾۔ یہ واقعہ لکھ کر صاحب روح البیان فرماتے ہیں یہ تو صرف شفقت سے دیکھنے کا وبال ہے تو جو لوگ ان کے ساتھ بیٹھتے اُٹھتے ہیں ان کا کیا حال ہوگا۔ ﴿الامان الحفیظ﴾

اے میرے عزیز بھائیو بچو بچو بچو بعد میں پچھتانے اور کف دست ملنے سے کچھ حاصل نہ ہوگا۔

ان اریدالاالاصلاح ماستطعت

(۸)

سیدنا عبداللہ بن عمر صحابی رضی اللہ تعالےٰ عنہما راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وان مرضوافلاتعودوھم وان ماتوافلاتشھدو ھم۔ ﴿رواہ ابو داؤد فتاویٰ الحرمین﴾

یعنی اگر بے ادب بیمار ہو جائے تو ان کی بیمار پرسی مت کرو اگر وہ

مر جائیں تو ان کے جنازہ میں مت شریک ہو۔

آج کل کا جاہل مسلمان فوراً کہہ دیتا ہے کہ ہر کسی کا جنازہ پڑھ لینا چاہیے تو کیا ﴿معاذ اللہ خاک بدھن گستاخ﴾ اللہ تعالے نے قرآن مجید میں غلط فرمایا ہے: ولاتصل علٰے احدمنهم مات ابداولاتقم علٰے قبرہ۔ ﴿قرآن مجید﴾

یعنی اگر کوئی بھی منافق مر جائے تو اے حبیب آپ اس کا جنازہ نہ پڑھیں اور نہ کبھی اس کی قبر پر کھڑے ہوں۔

بے ادبوں اور بد عقیدہ لوگوں کے ساتھ رشتہ داری کا حکم

(۱)

قال بعض الفقهاء لايزوج بنته معتزليافان اختلاف الاعتقاد بين السنى والبدعى كاختلاف الدين وشان التقوى الاحتراز عن صحبة غيرالمجانس ومصاهرته۔

﴿تفسیر روح البیان جلد ۵ صفحہ ۴۵﴾

بعض فقہاء نے فرمایا کہ اہلسنت وجماعت اپنی بیٹی کسی معتزلی کے

نکاح میں نہ دے کیونکہ سنی اور بد مذہب کے درمیان اختلاف ایسا ہی ہے جیسا کہ دین میں اختلاف ہے اور تقویٰ کی شان یہ ہے کہ اپنے ہم جنس کی صحبت سے بچو اور ان سے رشتہ داری مت کرو۔

(۲)

نیز فرمایا: سئل الرستغنی عن المناکحة بین اهل السنته وبین اهل الاعتزال فقال لایجوز۔ ﴿روح البیان جلد ۵ صفحہ ۲۲۳﴾

یعنی علامہ رستغنی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا کہ اہل سنت اور معتزلہ کے درمیان رشتہ داری کا کیا حکم ہے تو فرمایا یہ جائز نہیں ہے۔

(۳)

علامہ حقی صاحب روح البیان نے فرمایا: وقس علیه سائر الفرق الضالة التی لم تکن اعتقادهم کاعتقاد اهل السنته ولزم بذالك الاعتقاد اکفار او تضلیل۔ ﴿روح البیان جلد ۹ صفحہ ۳۸۴﴾

یعنی صاحب روح البیان نے فرمایا یہی حکم ہے باقی گمراہ فرقوں کا جن کے عقائد اہلسنت وجماعت کی طرح نہیں ہیں اور ان کے عقائد پر تکفیر یا تضلیل لازم آئے۔

(۴)

نیز روح البیان میں ہے: ولو کان مبتدعاً والمراة سنیته لم

يكن كفواً لها كمافي النتف۔ ﴿روح البیان جلد ۹ صفحہ ۹۰﴾

یعنی مرد اگر بد عقیدہ ہو اور عورت سنی ہو تو وہ مرد اس عورت کا کفو نہیں ہے ﴿نکاح نہ ہوگا﴾۔

(۵)

فتاویٰ شامیہ ردالمحتار میں ہے: حكى ان رجلا من اصحاب ابى حنيفه خطب الى رجل من اهل الحديث ابنته فى عهد ابى بكر الجوز جانى فابى الاان يرتك مذهبه فيقرأ خلف الامام ويرفع يديه عند الانحطاط وغيرذالك فاجابه فزوجهٗ فقال الشيخ بعد ماسئل عن هذه واطرق راسه النكاح جائز ولكنى اخاف عليه آن يذهب ايمانه وقت النزع لانه استخف بمذهبه الذى هو حق عنده وتركه لاجل جيفة منتنة۔ ﴿ردالمحتار باب التعزیر﴾

بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت خواجہ ابوبکر جوزجانی رحمۃ اللہ علیہ کے زمانہ میں ایک حنفی نے ایک اہلحدیث سے اس کی بیٹی کا رشتہ طلب کیا تو اس اہلحدیث نے یہ شرط لگائی کہ اگر حنفی مذہب کو چھوڑ دے اور فاتحہ خلف الامام پڑھنے نیز رفع یدین کیا کرے تو میں تجھے اپنی بیٹی کا رشتہ دے دیتا ہوں۔ اس پر اس حنفی نے یہ شرط قبول کرلی اور نکاح کرلیا۔ پھر حضرت شیخ

ابوبکر جوزجانی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ اس نکاح کا کیا حکم ہے۔ یہ سن کر حضرت شیخ قدس سرہ نے سر جھکایا اور پھر سر اٹھا کر فرمایا نکاح تو ہو گیا لیکن مجھے ڈر ہے کہ یہ حنفی شخص اپنا ایمان سلامت نہ لے جا سکے گا کیونکہ اس نے گندے چمڑے کی خاطر اپنا حق مذہب چھوڑ دیا ہے۔

اور یہ مسئلہ اپنی جگہ مسلم کہ جس کا ایمان پر خاتمہ نہ ہوا وہ ہمیشہ ہمیشہ دوزخ جلے گا۔

لہٰذا اے میرے سنی بھائیو! ہوش کرو اور بچو بچو ایسی حرکت سے جس سے ایمان خطرے میں پڑ جائے۔﴿فالی اللہ المشتکی﴾

بے ادبوں کے پیچھے نماز پڑھنے کا حکم

کسی بے ادب کی اقتدا میں نماز جائز نہیں ہے چنانچہ حدیث پاک میں ہے :عن السائب بن خلاد وھو رجل من اصحاب النبی صلی اللّٰہ علیہ والہ وسلم قال ان رجلا امّ قوماً فبصق فی القبلۃ ورسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ والہ وسلم ینظر فقال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لقومہ حین فرغ لایصلی لکم فاراد بعد ذالك ان یصلی لھم فمنعوہ فاخبروہ بقول رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فذکر ذالك لرسول اللّٰہ

صلی اللہ علیہ وسلم فقال نعم وحسبت انه قال انك قد آذیت اللہ ورسوله ۔ ﴿رواہ ابو داؤد، مشکوٰۃ صفحہ ۷۱﴾

یعنی حضرت سائب بن خلاد صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ ایک شخص نے نماز پڑھائی اور اس نے قبلہ رو تھوک دیا حالانکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دیکھ رہے تھے۔ جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازیوں سے فرمایا آئندہ اس کے پیچھے نماز نہ پڑھیں۔ پھر جب دوسری نماز کا وقت آیا اور وہ امام صاحب نماز کیلئے تیار ہوئے تو نمازیوں نے اس شخص کو نماز پڑھانے سے روک دیا۔ اس امام نے پوچھا تم نے نماز پڑھانے سے کیوں روکا ہے۔ نمازیوں نے بتایا کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے۔ وہ شخص رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو گیا اور عرض کیا، کیا حضور نے منع فرمایا ہے تو سید دوعالم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ہاں میں نے منع کیا ہے۔ راوی فرماتے ہیں غالباً نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے یہ بھی فرمایا تو نے قبلہ کی طرف تھوک کر اللہ رسول کو ایذا دی ہے۔

مسلمان غور کرکہ جس نے جہت قبلہ کا ادب نہ کیا اس کی اقتدا میں خود سید دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھنا منع فرمائیں حالانکہ اس کا تھوک نہ تو خانہ کعبہ پر پڑا نہ حجر اسود پر نہ میزاب رحمت پر نہ مقام

ابراھیم پر بلکہ صرف جہت قبلہ کا ادب نہ کرنے کی وجہ سے نماز کی ممانعت ہو تو جو کعبہ کے کعبہ حبیب خدا سید انبیاء باعث ایجاد عالم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا ادب نہ کرے اس کے پیچھے نماز کیسے منع نہ ہو گی۔

﴿نوٹ﴾

مندرجہ بالا حدیث پاک حسن ہے صحیح ہے :قال الالبانی حدیث حسن ۔﴿صحیح سنن ابو داؤد جلد ا صفحہ ۱۴۱﴾

اور ترغیب وترھیب میں ہے :رواہ ابوداؤد وابن حبان فی صحیحہ اور اس کے حواشی میں ہے صحیح رواہ البزار فی کشف الاستار ﴿جلد ا صفحہ ۲۷۳﴾

نیز اسی حدیث پاک کی شرح میں حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اس امام کو نماز پڑھانے سے اس لئے منع کیا :رای منہ قلۃ الادب یعنی بے ادبی کی وجہ سے منع فرمایا۔ نیز فرمایا کہ نہی کی جگہ نفی کی طرف اس لئے عدول فرمایا بانہ لایصلح للامامۃ کہ ایسا شخص بے ادبی کی وجہ سے امامت کے لائق ہی نہیں۔﴿مرقاۃ جلد ۲ صفحہ ۲۲۵﴾

نیز مراۃ المناجیح میں اسی حدیث پاک کی شرح میں فرمایا : جبکہ

کعبہ کا بے ادب امامت کے لائق نہیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بے ادب اور آپ کی شان میں بکواس کرنے والا امامت کے لائق کیسے ہوسکتا ہے۔اس سے وہ لوگ عبرت پکڑیں جو بلا تحقیق ہر فاسق اور بے ادب کو امام بنالیتے ہیں۔

﴿مراۃ المناجیح جلد ا صفحہ ۴۵۹﴾

الحاصل کسی بے ادب کے پیچھے نماز پڑھنا جائز نہیں ہے۔اللہ تعالیٰ سب کوباادب رکھے اور بے ادبوں سے بچائے رکھے۔آمین

بجاہ سید المرسلین صلوات اللّٰہ وسلامہ علیہ وعلیہم اجمعین۔

تمثیل بطور نصیحت

میرے عزیز مسلمان بھائیو!بطور خیر خواہی گذارش ہے کہ ولیوں کے دامن کے ساتھ ہمیشہ وابستہ رہو تو اللہ تعالےٰ کے فضل اور رحمت سے جنت پہنچ جاؤ گے تعیشوا فی اکنافھم فان فیھم رحمتی ﴿الامن والعلے﴾ یعنی ولیوں کے دامن کے ساتھ وابستہ رہو کیونکہ ان کے دامن میں ہی رحمت ہے۔

ایک مثال پیش خدمت ہے یہ مثال تشبیہ کیلئے نہیں بلکہ صرف افہام و تفہیم ﴿سمجھنے سمجھانے﴾ کیلئے ہے

ریل گاڑی کا ہائی پاور کا انجن ہو اس کے پیچھے فسٹ کلاس کے ڈبے بھی ہوتے ہیں۔ سیکنڈ کلاس کے اور تھرڈ کلاس کے ڈبے بھی ہوتے ہیں پچھلے ڈبہ کی کنڈی اگلے ڈبہ کے ساتھ لگی ہوتی ہے اور اس اگلے ڈبہ کی کنڈی اس سے اگلے ڈبہ کے ساتھ کرتے کرتے سب سے اگلے ڈبہ کی کنڈی انجن کے ساتھ لگی ہوتی ہے اور جب انجن رواں دواں ہوتا ہے تو جن ڈبوں کی کنڈی مضبوط ہو گی جہاں انجن پہنچے گا وہ ڈبے بھی پہنچ جائیں گے اور جس ڈبہ کی کنڈی کسی چور یا ڈاکو نے کاٹ دی وہ ڈبہ انجن کے ساتھ نہ چل سکے گا بلکہ اس کو چھانٹی کر کے باہر پھینک دیا جاتا ہے۔ یوں ہی بلا تشبیہ اللہ تعالےٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو اتنی روحانی پاور دیکر بھیجا ہے کہ بیشک سارے جہان کے ڈبے پیچھے لگ جائیں تو ان کو پرواہ نہیں وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین تو ان کے دامن کے ساتھ صحابہ کرام وابستہ ہو گئے آل پاک ائمہ دین غوث اقطاب ابدال وابستہ ہو گئے تو یہ رحمتوں والا نبی سب کو کھینچ کر جنت لے جائے گا کیونکہ ان کی نسبت ﴿کنڈی﴾ بڑی مضبوط ہے۔ ان کے بعد ہم گنہگاروں کا نمبر آیا ہماری مثال اس ڈبے کی سی ہے جس کے شیشے کھڑکیاں ٹوٹے پھوٹے ہوئے ہوں لیکن اگر ہماری نسبت ﴿ایمان والی کنڈی﴾ مضبوط ہے تو انشاءاللہ تعالےٰ ہم بھی اگلے ڈبوں کے ساتھ جنت پہنچ جائیں گے لیکن

اگر ہماری عقیدت والی کنڈی کسی چور ڈاکو نے توڑ دی تو پھر کسی صورت منزل مقصود تک نہ پہنچ سکیں گے بلکہ وامتاز وا الیوم ایھا المجرمون کے مطابق چھانٹی کر کے دوزخ میں پھینک دیا جائے گا۔

جیسے چور ڈاکو حیلے بہانے سے ڈاکے مارتے ہیں یوں ہی ایمان کے چور ڈاکو بھی طرح طرح کے حیلے بہانے کر کے تیری نسبت والی کنڈی توڑنے کی کوشش کریں گے کبھی کہیں گے کون ہوتا ہے داتا اور کون ہوتا ہے غوث "اللہ ہی اللہ بس" اللہ کے سوا کوئی داتا کوئی غوث نہیں وہی سب کا داتا ہے اور وہی سب کا غوث ہے اور اگر آپ نے ولایت کی شان کی کوئی حدیث پاک سنادی مثلاً حدیث قدسی لایزال عبدیتقرب الی بالنوافل ......الخ یعنی میرا بندہ نفلی عبادت کرتے ہوئے میرا قرب چاہتا ہے اور جب اسے میرا قرب عطا ہو جاتا ہے تو میں اس کی آنکھ بن جاتا ہوں وہ دیکھتا ہے تو میرے ساتھ میں اس کے کان بن جاتا ہوں وہ سنتا ہے تو میرے ساتھ میں اس کے ہاتھ بن جاتا ہوں وہ پکڑتا ہے تو میرے ساتھ ......الخ۔ تو پھر دین کے چور پھیری کر کے کہہ دیں گے جی اس کا مطلب یہ ہے تو اس کا مطلب یہ ہے یوں ہے چونکہ چنانچہ اگر مگر اور اگر ہیرا پھیری نہ چل سکی تو دین کے چور ڈاکو کہہ دیں گے جی یہ حدیث تو ہے ہی ضعیف اور اگر آپ نے ایسے کی چوپڑی چپٹی باتوں پر کان

لگادیا تو آسانی سے آپ کی نسبت ﴿کنڈی﴾ ٹوٹ جائے گی اور پھر آسانی سے آپ دوزخ کا نوالہ بن جائیں گے۔

حسبنا اللّٰہ ونعم الوکیل ولاحول ولاقوۃ الا باللّٰہ العلی العظیم۔

رہی یہ بات کہ اللہ تعالےٰ نے اپنے نبیوں کو کچھ دیا ہے یا نہیں آپ کتاب " خلیفۃ اللہ"(۱) کا مطالعہ کریں انشاء اللہ تمام شکوک وشبہات دور ہو جائینگے۔ وماعلینا الاالبلاغ

ابو سعید **محمد امین** غفرلہ ولوالدیہ ولاحبابہ

جامعہ تبلیغ الاسلام فیصل آباد

۷ اذوالقعدہ ۱۴۲۰ھ

---

(۱) کتاب "خلیفۃ اللہ" مکتبہ صبح نور اور مکتبہ سلطانیہ سے دستیاب ہے۔

مُصنف کی دیگر تصانیف
آبِ کوثر
جمبو ایڈیشن
آبِ کوثر
مجلد
آبِ کوثر
بغیر مجلد
بُرہان شریف
مقالاتِ امینیہ
حصہ اول
بسلسلہ اصلاح عقائد
مقالاتِ امینیہ
حصہ دوم
بسلسلہ اصلاح اعمال
حاضر و ناصر رسول ﷺ
خلیفۃ اللہ
حقوقِ زوجین
ناشر: ادارہ اشاعت و تبلیغ